دستِ خیانت سے حفاظت

ضرورت اس بات کی ہے کہ اب اپنی ریاست [اسلامی جمہوریہ پاکستان] کے بارے میں قوم اپنے نقطۂ نظر کو یکسر بدل دے اور اس کے ساتھ اس طرزِ عمل کا معاملہ کرے، جیسا کہ اسلامی ریاست کا استحقاق ہے۔ حکمران طاقت اور برسرِ اقتدار افراد سے چاہے کتنے بھی اختلافات ہوں اور ان کے کسی نظریے، ان کے کسی طرزِ عمل، ان کی کسی پالیسی سے کیسی ہی شدید بے زاری کیوں نہ ہو، اسلامی ریاست کے جو حقوق اپنے شہریوں پر آتے ہیں وہ کسی حال میں سلب نہیں ہوتے۔ آپ غلط کاموں اور غلط خیالوں کے خلاف احتجاج کرنے اور غلط افراد کو بدلنے کی ساری کوششوں کے ساتھ ساتھ اُن حقوق کی ادائی میں فرق نہ لائیں، جو اسلامی ریاست کی طرف سے عائد ہوتے ہیں اور جس کے لیے ہم میں سے ہر فرد کو اللہ تعالیٰ کے حضور کل جواب دہ بھی ہونا ہے۔

اب یہ ریاست صرف ہماری قوم کا وطن نہیں، بلکہ اسلام کا گھر ہے۔ اسلام کا گھر ہونے کی وجہ سے اب اس کا تقدس تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس کے ایک ایک ذرۂ خاک کے محافظ ہوں اور اس پر کسی دشمن کی پرچھائیں بھی نہ پڑنے دیں۔ اب اس کا خزانہ، اس کا مال اور اس کے املاک خدا کی امانت ہیں اور ہم میں سے ہر مسلم شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس مال کو اپنے نفس کی دست برد سے بھی بچائے اور دوسروں کے دستِ خیانت سے بھی اس کی حفاظت کرے۔ اب اس ریاست کی کسی ڈیوٹی اور خدمت کو (جو کتاب وسنت کے قانون سے نہ ٹکراتی ہو) وفاداری اور انہماک سے سرانجام دینا ایک دینی وشرعی فریضہ ہے اور ایک عظیم ترین پیمانے کی اجتماعی نیکی میں حصہ داری کے ہم معنی ہے۔ اب اس کی خدمت کرنا محض پیٹ کی ضرورت نہیں، بلکہ ایمان کا تقاضا ہے۔ اب اس ریاست کے قوانین کی (معروف کی شرط کے ساتھ) اطاعت کرنا عین مذہب وتقویٰ کا معاملہ ہے۔ اب اس ریاست کی ہر معروف سرگرمی میں دل وجان سے تعاون کرنا، اس کے ماحول کو ہر منکر سے پاک کرنے کی سعی کرنا، اور اس کے حکمران جو قدم بھی اسلام کے رُخ پر اُٹھائیں، اس میں دل وجان سے ان کا ساتھ دینا، ایک ایک مسلمان کا فرضِ منصبی قرار پا گیا ہے۔ عوام کو چاہیے کہ اب وہ اس نقطۂ نظر کے ساتھ اپنی ریاست سے معاملہ کریں۔ ('اشارات'، نعیم صدیقی، ترجمان القرآن، جلد ۴۶، عدد ۲، شعبان ۱۳۷۵ھ، اپریل ۱۹۵۶ء، ص ۱۲-۱۳)